مفہوم فرمانِ مصطفیٰ: سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس روزانہ تین تین مرتبہ صبح وشام پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے ہر کام کے لئے کافی ہے۔ (الدر المنثور، ج ۸، ص ۶۸۱)

شیطانی اَثرات کا روحانی علاج

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

- سات بلاؤں کے [illegible] یں
- فال گو، نجومی [illegible] ذور کے پاس جانے کا نقصان
- ہر قسم کی بندش، جادو کی کاٹ کے مختلف طریقے
- آسیب وجنات سے نجات
- شیاطین، جادو، کالے علم سے نجات
- جادو سے نجات کا مجرّب وظیفہ
- جادو کا اثر ختم کرنے کا نسخہ

مؤلف
مفتی محمد راشد القادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفہومِ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس روزانہ تین تین مرتبہ صبح و شام پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے ہر کام کے لئے کافی ہے۔ (الدر المنثور، ج ۸، ص ۶۸۱)

شیطانی اَثرات کا رُوحانی علاج

- ☆ سات ہلاک کرنے والی چیزیں
- ☆ فال گو، نجومی اور جادوگر کے پاس جانے کا نقصان
- ☆ ہر قسم کی بندش، جادو کی کاٹ کے مختلف طریقے
- ☆ آسیب و جنات سے نجات
- ☆ شیاطین، جادو، کالے علم سے نجات
- ☆ جادو سے نجات کا مجرّب وظیفہ
- ☆ جادو کا اثر ختم کرنے کا نسخہ

بفیضانِ نظر عالمی روحانی شخصیت
حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف
مفتی محمد راشد القادری سلمہ الباری

آزاد پبلشرز
۵۶ اردو بازار کراچی
PH : 32631839, 32620178
E-mail : azadpublishers@gmail.com

فہرست

عرضِ مصنّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظرعنایت کے صدقے وطفیل یہ کتاب منظرعام پر آئی ہے۔

اس موضوع پر قلم اٹھانے کا موقع اس وقت ملا جب مشہور زمانہ روحانی شخصیت بانی سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروق قادری عطاری دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مرتبہ مجھے تفسیر خازن کی پہلی جلد دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس میں جادو سے متعلق بہت عمدہ لکھا ہے۔ آپ بھی جادو سے متعلق شرعی احکام کی وضاحت فرمائیں۔

آپ کے فرمان کے بعد مختلف کتب میں جادو سے متعلق شرعی احکام کی چیدہ چیدہ وضاحت کرتا رہا، میں جوں جوں اس موضوع کا مطالعہ کرتا رہا بند راہیں کشادہ ہوتی رہیں، جس طرح طلوع آفتاب کے ساتھ ہر شئے آشکار ہونا شروع ہو جاتی ہے اسی طرح زیر مطالعہ بفیضانِ نظر مجھ پر اس موضوع سے متعلق مسائل اور ان کا حل آشکار ہوتا گیا اور دلائل جمع کرتے ہوئے یہ ایک رسالے کی شکل اختیار کر گیا اب سوچا کہ باقاعدہ اس کو کتابی شکل میں امتِ مصطفیٰ کے استفادے کے لئے پیش کیا جائے۔

اللہ رب العزت جل شانہٗ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بجاہِ النّبیِّ الاَمین)

ابو رضا محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری عفی عنہ

قرآن مجید سے جادو کا ثبوت

قرآن مجید سے جادو کا ثبوت

سورۂ بقرہ، آیت ۱۰۲، پارہ اوّل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۝ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا

سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بیشک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا۔ (سورۂ بقرہ، آیت ۱۰۲، پارہ ۱)

مذکورہ آیت کا شانِ نزول

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ "تفسیر خزائن العرفان" میں فرماتے ہیں: شانِ نُزول: حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے بنی اسرائیل کے صلحاء وعلماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جاہل لوگ جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے۔ انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی برأت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر (جادو) کی نسبت باطل وغلط ہے کیونکہ سحر (جادو) کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔

جادو سے متعلق قرآنی وضاحت

☆ جن لوگوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی وہ کافر ہو گئے۔

☆ اللہ تعالی نے فرمایا: (تو اپنا ایمان نہ کھو) یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل و اعتقاد کر کے اور اس کو مباح جان کر کافر نہ بنو۔

☆ یہ جادو فرماں بردار و نافرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کے لئے نازل ہوا جو ایسا جادو سیکھے جو ایمان کے منافی کلمات یا افعال پر مشتمل ہوں اور پھر اس پر عمل کرے وہ کافر ہو جائے گا۔

☆ جو جادو سے بچے نہ سیکھے، یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا معتقد نہ ہو وہ مومن رہے گا۔

☆ جو سحر (جادو) کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو قتل کر دیا جائے گا۔

☆ جو جادو کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کے عامل مرد ہو یا عورت ان سے قطع تعلق کا حکم ہے۔

امام ابن جوزی نے ان آیتوں کے شان نزول میں چار قول نقل کئے ہیں:

(۱) ابو صالح نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ سے ان کی سلطنت نکل گئی تو شیاطین جنات نے سحر (جادو) کو لکھ کر ان کی جائے نماز کے نیچے دفن کر دیا اور جب ان کی وفات ہوئی تو اس کو نکال لیا اور کہا ان کی سلطنت اس سحر (جادو) کی وجہ سے تھی، مقاتل کا بھی یہی قول ہے۔

(۲) سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے

کہ آصف بن برخیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے احکام لکھ لیا کرتے تھے اور ان کو ان کی کرسی کے نیچے دفن کر دیا کرتے تھے، جب حضرت سلیمان علیہ السلام فوت ہو گئے تو اس کتاب کو شیطانوں نے نکال لیا اور ہر دو سطر کے درمیان سحر (جادو) اور جھوٹ لکھ دیا اور بعد میں اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا۔

(۳) عکرمہ نے کہا شیطانوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد سحر (جادو) کو لکھا اور اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا۔

(۴) قتادہ نے کہا شیطانوں نے جادو کو ایجاد کیا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس پر قبضہ کر کے اس کو اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا تاکہ لوگ اس کو نہ سیکھیں، جب حضرت سلیمان علیہ السلام فوت ہو گئے تو شیطانوں نے اس کو نکال لیا، اور لوگوں کو سحر (جادو) کی تعلیم دی اور کہا یہی حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم ہے۔

(زاد المسیر، ج ۱ ص ۱۲۱)

جادو کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق

علامہ راغب اصفہانی ''المفردات'' میں لکھتے ہیں: سحر (جادو) کا کئی معنی پر اطلاق کیا جاتا ہے:

(۱) نظر بندی اور تخیلات جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ جیسے شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی صفائی سے لوگوں کی نظریں پھیر دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ

جب انہوں نے ڈالا لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرا دیا۔

(پارہ ۸ سورۂ اعراف، آیت ۱۱۶)

لوگوں کو ان جادوگروں کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتے ہوئے سانپوں کی شکل میں دکھائی دینے لگیں اور وہ ڈر گئے۔

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى

جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں۔(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ، آیت ۶۶)

(۲) شیطان کا تقرب حاصل کر کے اس کی مدد سے کوئی غیر معمولی کام (عام عادت کے خلاف) کرنا۔قرآن پاک میں ہے۔

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

ترجمۂ کنز الایمان: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

(پارہ اوّل، سورۂ بقرہ، آیت ۱۰۲)

(۳) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جادو سے کسی چیز کی ماہیت اور صورت بدل دی جاتی ہے۔مثلاً انسان کو گدھا بنا دیا جاتا ہے، لیکن اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(۴) کسی چیز کو کوٹ کر اور پیس کر باریک کرنے کو بھی سحر (جادو) کہتے ہیں۔

اسی لئے معدہ کے نظام ہضم digestive system کو سحر (جادو) کہتے ہیں۔

☆ اور جس چیز میں کوئی معنوی لطافت اور باریکی ہو اس کو بھی سحر (جادو) کہتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے بعض بیان سحر (جادو) ہوتے ہیں۔

(المفردات ص ۲۲۶، طبع المکتبۃ المرتضویۃ، ایران)

☆علامہ فیروز آبادی نے ''قاموس'' میں لکھا ہے کہ جس چیز کا ماخذ لطیف niceاور دقیق fine,delicate ہو وہ سحر (جادو) ہے۔

(قاموس، ج ۲ ص ۶۷۹ طبع داراحیاء التراث، بیروت)

سحر کے معنی کی وضاحت

علامہ ابن منظور افریقی ''لسان العرب'' میں لکھتے ہیں: سحر (جادو) وہ عمل ہے جس میں شیطان کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے اور اس کی مدد سے کوئی کام کیا جاتا ہے، نظر بندی کو بھی سحر (جادو) کہتے ہیں، ایک چیز کسی صورت میں دکھائی دیتی ہے، حالانکہ وہ اس کی اصلی صورت نہیں ہوتی۔ جیسے دور سے چمکتی ہوئی ریت پانی کی طرح دکھائی دیتی ہے یا جیسے تیز رفتار سواری پر بیٹھے ہوئے شخص کو درخت اور مکانات دوڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں) کسی چیز کی کیفیت کے پلٹ دینے کو بھی کہتے ہیں، کوئی شخص کسی بیمار کو تندرست کردے یا کسی کے بغض کو محبت سے بدل دے تو کہتے ہیں اس نے اس پر جادو کردیا۔ (لسان العرب، ج ۴ ص ۳۴۸ طبع، ایران)

علامہ زبیدی تاج العروس میں تہذیب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ کسی چیز کو اس کی حقیقت کی طرف پلٹ دینا سحر (جادو) ہے، کیونکہ جب ساحر یعنی جادوگر کسی باطل کو حق کی صورت میں دکھاتا ہے اور لوگوں کے ذہن میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ وہ چیز اپنی حقیقت کے مخالف ہے تو یہ اس کا سحر (جادو) ہے۔

(تاج العروس، ج ۳، ص ۲۵۸)

حضرت علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم صوفی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اپنی مایۂ ناز تصنیف ''تفسیر خازن'' میں سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۲ کے تحت فرماتے

ہیں: جادو کو سحر (جادو) اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا سبب پوشیدہ ہوتا ہے اور اس کو چھپ کر ہی کیا جاتا ہے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ سحر (جادو) کا معنیٰ ہے: دور کرنا اور کسی چیز کو اس کو ظاہری رخ سے پھیر دینا۔ اہل عرب کہتے ہیں: ''ماسحرك عن كذا'' یعنی کس بات نے تمہیں اس چیز سے دور کر دیا یا پھیر دیا۔ جادوگر بھی چونکہ باطل اور غلط بات کو سچ بنا کر پیش کرتا ہے اس لئے گویا اس نے چیز کو اس کے ظاہری رخ سے پھیر دیا۔ یہ سحر (جادو) کی لغوی تحقیق کا بیان ہے۔

جہاں تک جادو کی حقیقت کا تعلق ہے سو اس بارے میں بعض کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد ''تمویہ'' یعنی خلاف واقعہ جھوٹا بیان سنانا اور ''تخییل'' ہے اور یعنی Imaginary کسی چیز کے بارے میں لوگوں کے اندر دوسرا تصور پیدا کرنا۔ (تفسیر خازن)

سحر (جادو) کا لغوی معنیٰ

علامہ بیضاوی سحر (جادو) سے متعلق فرماتے ہیں:

لغت میں سحر (جادو) اس چیز کو کہتے ہیں جس کے صدور کا سبب دقیق fine,delicate اور مخفی (concealed) ہو۔ (انوار التنزیل، ص ۹۵،۹۶)

سحر (جادو) کا شرعی معنیٰ

جس کام کو انسان خود نہ کر سکے اور وہ شیطان کی مدد اور اس کے تقرب کے بغیر پورا نہ ہو اور اس کام کے لئے شیطان کے شر اور خبث کے ساتھ مناسبت ضروری ہو اس کو سحر (جادو) کہتے ہیں۔

اس تعریف سے سحر (جادو) معجزہ اور کرامت سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ مختلف حیلوں، آلات، دواؤں اور ہاتھ کی صفائی سے جو عجیب وغریب کام کئے جاتے ہیں وہ سحر (جادو) نہیں ہیں اور نہ وہ مذموم ہیں، ان کو مجازاً سحر (جادو) کہا جاتا ہے کیونکہ ان کاموں میں بھی دقت اور باریکی ہوتی ہے۔ (انوار التنزیل، ص۹۵،۹۶)

مختلف مذاہب کے نزدیک سحر (جادو) کی حقیقت

علامہ تفتازانی لکھتے ہیں: کسی خبیث اور بدکار شخص کے مخصوص عمل کے ذریعے کوئی غیر معمولی اور عام عادت کے خلاف کام یا کوئی چیز صادر ہو اس کو سحر (جادو) کہتے ہیں۔ اور یہ باقاعدہ کسی استاد کی تعلیم سے حاصل ہوتا ہے، اس اعتبار سے سحر (جادو) معجزہ اور کرامت سے ممتاز ہے، سحر (جادو) کسی شخص کی طبیعت یا اس کی فطرت کا خاصہ نہیں ہے اور یہ بعض جگہوں، بعض اوقات اور بعض شرائط کے ساتھ مخصوص ہے، جادو کا معارضہ کیا جاتا ہے اور اس کو کوشش سے حاصل کیا جاتا ہے سحر (جادو) کرنے والا فاسق کے ساتھ ملعون ہوتا ہے، ظاہری و باطنی نجاست میں ملوث ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت میں رسوا ہوتا ہے۔ اہل حق کے نزدیک سحر (جادو) ہو جانا عقلاً جائز ہے اور قرآن اور سنت سے ثابت ہے، اسی طرح نظر لگنا بھی جائز اور ثابت ہے۔

معتزلہ کے نزدیک سحر (جادو) کی حقیقت

معتزلہ کے نزدیک سحر (جادو) کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ محض نظر بندی ہے اور اس کا سبب، کرتب، ہاتھ کی صفائی، اور شعبدہ بازی ہے۔

ہمارے نزدیک سحر (جادو) کی حقیقت

ہماری دلیل یہ ہے کہ سحر (جادو) فی نفسہ ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنے پر قادر ہے اور اس کا خالق ہے اور ساحر یعنی جادوگر صرف فاعل اور اس کا سبب ہے اور اس کے واقع ہونے اور حق ہونے پر تمام فقہاء اسلام کا اجماع ہے۔
اس کا ثبوت قرآن مجید کی سورۂ بقرہ کی آیات ۱۰۲ اور ۱۰۳ میں ہے۔

قرآن مجید کی سورۂ فلق کی آیت ۴ میں ہے:

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔
اگر جادو کی کوئی حقیقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو اس کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیتا۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ سحر (جادو) ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اور اس کے ذریعے نقصان پہنچ جاتا ہے، مرد اور اس کی بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ پر جادو کا اثر کیسے ہوا

تفسیر خزائن العرفان میں ہے سورۂ فلق اور سورۂ ناس اس وقت نازل ہوئیں جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسمِ مبارک اور اعضاءِ ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا، قلب و عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔

چند روز کے بعد جبرائیل آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے

آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا ہے، حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈوری یا کمان کا چلّہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلا جس میں گیارہ سوئیاں چبھیں تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں۔

ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق اور چھ سورۂ ناس میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکل تندرست ہو گئے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے کنویں سے وہ چیزیں نہیں نکلوائی اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے شفاء دی ہے، اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ ان چیزوں کے نکالنے سے لوگوں کو ضرر پہنچے گا، پھر آپ نے اس کنویں کو بند کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

سحر (جادو) کا اثر

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا حتی کہ آپ ﷺ یہ خیال کرتے تھے کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۸۵۸)

دوسری روایت میں ہے کہ ایک باندی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جادو کیا، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر جادو کیا گیا تو ان کی کلائی ٹیڑھی ہوگئی۔

سحر (جادو) سے متعلق اعتراضات کے جوابات

پہلا اعتراض

شہنشاہِ کون و مکان ﷺ پر جادو کا اثر کیسے ہوسکتا ہے؟

شہنشاہِ کون و مکان ﷺ پر جادو کا اثر کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ قرآن کریم میں ہے:

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

(پارہ ٦، سورۂ مائدہ، آیت ٦٧)

اس کا جواب شرح المقاصد میں یہ لکھا ہے کہ: اللہ تعالی نے جو فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کو محفوظ رکھے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کو لوگوں کے ہلاک کرنے سے محفوظ رکھے گا، اور آپ کی نبوت میں خلل ڈالنے سے محفوظ رکھے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جادوگر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، یا آپ کے بدن میں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔

جادوگر کامیاب نہیں

قرآن مجید میں ہے:

وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى

ترجمۂ کنزالایمان: اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا وہ کہیں آجائے۔ (پارہ۱۶، سورۂ طٰہٰ، آیت ۶۹) (یعنی جادوگر جہاں بھی جائے وہ کامیاب نہیں ہوسکتا)

بعض نے کہا کہ سحر (جادو) ہر زمانہ اور ہر وقت میں نہیں پایا جاتا اور نہ ہر علاقہ اور ہر جگہ میں پایا جاتا ہے اور نہ سحر (جادو) کا اثر ہر وقت ہوسکتا ہے اور نہ ہر معاملہ میں جادوگر کا تسلط ہوتا ہے۔

دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے:

اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ○ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ○

ترجمۂ کنزالایمان: جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے جس پر جادو ہوا۔ دیکھو انہوں نے تمھیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں پاسکتے۔

(پارہ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۴۷، ۴۸)

کفار نے کہا کہ آپ پر جادو کیا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کفار کو گمراہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ پر جادو کا اثر نہیں ہوسکتا، اور صحیح بخاری میں یہ حدیث ہے کہ آپ پر جادو کا اثر ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفار کی مراد یہ تھی کہ جادو کے اثر سے آپ کی عقل زائل ہوگئی ہے اور آپ کا دعویٰ نبوت کرنا اور وحی الٰہی کو بیان کرنا اسی جادو کے اثر سے ہے، اور

اسی جادو کے اثر کی وجہ سے آپ نے عربوں کے دین کو ترک کر دیا اور حدیث میں جادو کے جس اثر کا بیان ہے اس کا اثر آپ کی عقل پر نہیں تھا بلکہ آپ کے حواس پر تھا۔ آپ نے کوئی کام نہیں کیا ہوتا تھا اور آپ خیال کرتے تھے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے اور جس طرح آپ پر بیماری کا طاری ہونا، آپ کا سواری سے گرنا، جسم سے خون کا نکلنا عوارض بشریہ کی وجہ سے تھا اور نبوت کے منافی نہیں تھا اسی طرح آپ پر جادو کا اثر ہونا عوارض بشریہ سے تھا اور یہ آپ کی نبوت کے منافی نہیں تھا اور اس پر حکمت عملی یہ تھی کہ سحر (جادو) زدگی کے لئے بھی آپ کی زندگی میں نمونہ ہو۔

تیسرا اعتراض

تیسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے:

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى

جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں۔ (پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت ۶۶)

اس سے معلوم ہوا کہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ صرف نظر بندی ہے اور کسی کے ذہن میں خیال ڈالنا ہے۔

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ فرعون کے جادوگروں کا سحر (جادو) یہی تخییل Imaginary اور نظر بندی تھا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے علاوہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(شرح المقاصد، ج ۵، ص ۷۹ تا ۸۱)

جادو سے متعلق اہل سنت کا مذہب

جادو سے متعلق اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اس کا وجود اور حقیقت ہے اور اس پر عمل کرنا کفر ہے۔ اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ (جادو کرنے والا) یہ عقیدہ رکھے کہ چیزوں کو ان کی حقیقت سے پھیرنے میں ستارے ہی مؤثر ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جادو لوگوں کی قوت خیال کو تبدیل کر دیتا ہے، انہیں بیمار کر دیتا ہے اور بسا اوقات قتل بھی کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس شخص پر قصاص واجب ہوگا جس نے جادو کے ذریعے کسی کو قتل کیا۔

اہل سنت کے نزدیک ضعیف اور کمزور اقوال

بعض علماء کرام کا قول ہے کہ چیزوں کو ان کی حقیقت سے پھیرنے میں جادو کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ انسان کو گدھا اور گدھے کو کتا بنا دیتا ہے۔ اور بسا اوقات جادوگر ہوا میں اڑتا ہے لیکن یہ قول اہل سنت کے نزدیک ضعیف اور کمزور ہے۔

کیونکہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ جادوگر کے عمل کے وقت جو چیزیں رونما ہوتی ہیں ان تمام کو پیدا کرنے اور انجام دینے والا اللہ تبارک وتعالیٰ ہے، نہ یہ بات کہ جادوگر ان چیزوں کو انجام دیتا ہے اور ان میں مؤثر ہوتا ہے۔

اہل سنت کے نزدیک صحیح ترین قول

اس بارے میں صحیح ترین بات یہ ہے کہ جادو لوگوں کی قوت خیال کو تبدیل کر دیتا ہے اور جسموں میں مختلف امراض، پاگل پن، اور موت کے ساتھ اثر انداز

ہوتا ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ کلام طبیعتوں میں مؤثر ہوتا ہے۔ بعض اوقات انسان ناگوار باتیں سنتا ہے اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کئی لوگ مختلف باتیں سن کر مر چکے ہیں۔ سو جادو کی حیثیت بالکل ایسی ہی ہے جیسے جسم میں مختلف بیماریاں۔

مختلف آئمہ کرام کے اقوال

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ رحمۃ فتح الباری میں لکھتے ہیں:

سحر (جادو) میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ صرف تخیل Imaginary ہے۔

علامہ ابو بکر رازی حنفی، علامہ استر بازی شافعی، ابن حزم ظاہری کی یہی رائے ہے۔ علامہ نووی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ سحر (جادو) کی حقیقت ہے، جمہور کے نزدیک یہ قطعی ہے اور عام علماء کرام کی یہی رائے ہے، اور کتاب وسنت صحیحہ ومشہورہ اس پر دلالت کرتے ہیں۔

اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ جادو سے حقیقت بدل سکتی ہے یا نہیں؟

جو سحر (جادو) کو صرف تخیل Imaginary کہتے ہیں وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اور جو اس کی حقیقت کے قائل ہیں ان کا بھی اس میں اختلاف ہے، کوئی کہتا ہے کہ جادو کی تاثیر صرف کسی چیز کے مزاج میں ہوتی ہے، جیسے تندرست و توانا آدمی کو بیمار کر دینا۔ یا اس سے کسی چیز کی حقیقت بھی بدل جاتی ہے: جیسے پتھر کو حیوان بنا دینا۔ جمہور یہ کہتے ہیں کہ اس کا اثر صرف مزاج میں ہوتا ہے۔ اور بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اس سے حقیقت بدل جاتی ہے۔

معجزہ اور کرامت میں فرق

علامہ مازری نے کہا کہ سحر (جادو)، معجزہ اور کرامت میں فرق ہے کہ سحر (جادو) بعض اقوال اور افعال خبیثہ سے مکمل ہوتا ہے، اور کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ عموماً اتفاقی طور پر صادر ہوتی ہے۔ اور معجزہ میں چیلنج ہوتا ہے، امام الحرمین نے یہ نقل کیا کہ سحر (جادو) صرف فاسق سے صادر ہوتا ہے اور کرامت کا ظہور فاسق سے نہیں ہوتا۔

(فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۲۲، طبع دار المعرفۃ، بیروت)

سات ہلاک کرنے والی چیزیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کونسی سات چیزیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) ایسی جان کو ناحق قتل کرنا جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے (۴) یتیم کا مال کھانا (۵) سود خوری کرنا (۶) جنگ والے دن بھاگ جانا (۷) پاک دامن مؤمن اور انجان عورتوں پر غلط الزام لگانا۔

(صحیح بخاری، الحدیث ۲۷۶۶، مشکوۃ، ص ۱۷)

فال گو، نجومی اور جادوگر نقصان میں ہیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ، أَوْ تُطِيِّرَ لَهُ أَوْ تَكَهَّنَ، أَوْ تُكِهِّنَ لَهُ

أَوْ سَحَرَ، أَوْ سُحِرَ لَهُ وَمَنْ عَقَدَ عُقْدَةً

جس نے فال نکالی یا فال نکلوائی یا جس نے قسمت کا حال بتایا اور جس نے پوچھا، یا جس نے جادو کیا یا کرایا، اور جس نے (منتر پڑھ کر) گرہ لگائی، ایسے شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ (مسند بزار، ج ۲، ص ۳۰ حدیث: ۳۵۷۸)

فال گو، نجومی اور جادوگر کے پاس جانے کا نقصان

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ
كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

جس نے نجومی سے جا کر کچھ پوچھا اور پھر اس کی تصدیق بھی کر دی تو اس نے اس دین کو چھوڑ دیا جو اللہ کے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر تشریف لائے۔ (مسند بزار، ج ۲، ص ۳۰ حدیث: ۳۵۷۸)

سب سے بڑا نقصان

جو نجومی کے پاس جانے والے اور اس کی باتوں کو سچ ماننے والے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ وہ شخص دینِ اسلام کو چھوڑنے والوں کی فہرست میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس آفتِ قبیحہ سے محفوظ فرمائے۔

چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو نجومی کے پاس گیا اور اس کی باتوں کو سچ نہ مانا (پھر بھی جانے کا اتنا نقصان ضرور ہوگا کہ)

لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(مجمع الزوائد، ج۵، ص۲۰۲، حدیث: ۸۴۸۵)

ایک مسلمان کے لئے نیکیوں کا ضائع ہو جانا بہت بڑا نقصان ہے، کیونکہ ایک نیکی کی کتنی قدر ہے اس کا اندازہ قیامت کے دن ہوگا، پھر چالیس دن کی نمازوں کا ضائع ہو جانا بہت ہی بڑا نقصان ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے عقائد و اعمال کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا ہے۔

جادو کا شرعی حکم

جادو کا حکم ہے کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے جن سے ہمیں روکا گیا ہے اور اس کا سیکھنا حرام ہے۔ مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کو کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے اور اس کو شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ہمیں اس سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ (تفسیر خازن)

جادو کی اقسام اور ان کا شرعی حکم

جادو کی دو قسمیں ہیں:۔

پہلی قسم

ایک قسم وہ ہے کہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ آدمی یہ عقیدہ رکھے

کہ اس کام میں اس کی اپنی طاقت کا دخل ہے اور اس کی اپنی ذات مؤثر ہے یا یہ عقیدہ رکھے کہ ستارے ہی اثر کرنے والے اور کام کرنے والے ہیں۔ جب جادو اس حد تک پہنچ جائے تو آدمی اللہ تعالیٰ کا منکر ہو جاتا ہے۔ اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے۔

کیونکہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ تلوار سے اس کی گردن اڑا دی جائے۔

(سنن ترمذی، حدیث ۱۴۶۰)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا طرز عمل

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اُقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ قَالَ: فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ

جادوگر مرد ہو یا عورت ہو ان کو قتل کر دیا جائے، فرمایا: ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا ہے۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، ج ۸ ص ۱۳۶، حدیث: ۱۶۲۷۵)

دوسری قسم

جادو کی دوسری قسم تخییل Imaginary یعنی نظر بندی ہے۔ یہ قسم نجیات (حقیقت پہ پردہ ڈالنا) اور شعبدہ بازی سے ملتی جلتی ہے۔ اسکا کرنے والا یہ عقیدہ نہیں رکھتا ہے کہ اس میں اس کی اپنی طاقت کا دخل ہے اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ستارے حقیقتاً مؤثر ہیں۔ بلکہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ قدرت اللہ عزوجل ہی کی ہے اور وہی حقیقی مؤثر ہے۔ تو اس قدر جادو سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ لیکن یہ گناہ ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اس کا کرنا بھی حرام ہے۔ اگر جادو کرنے والے

نے اپنے جادو کے ذریعہ کسی کو قتل کر دیا تو قصاص میں جادو کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کا اپنی باندی کو قتل کرنا

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی باندی کو قتل کر دیا جس نے حضرت حفصہ پر جادو کیا تھا۔ حالانکہ حضرت حفصہ اس کو مدبّرہ (یعنی جس کو اس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ جب میں مر جاؤں تو تم آزاد ہو) کر چکی تھیں لیکن انہوں نے اس کے قتل کا حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ (مؤطا امام مالک: حدیث ۱۶۷۲)

جادو کے اثر کرنے کے اعتبار سے تین اقسام

اثر کے اعتبار سے جادو کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: سیمیا

علامہ شامی علیہ رحمہ سحر (جادو) کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی قسمیں بیان فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے:

یعنی سحر (جادو) کی ایک قسم سیمیا ہے جو زمینی خصائص سے مرکب ہوتی ہے اور یہ قسم حواس خمسہ یا بدن کے کچھ حصہ میں حقیقت کے خلاف عمل کر دکھاتی ہے، یا محض کھانے، پینے اور سونگھنے میں نظر بندی کر دی جاتی ہے۔

یعنی جن چیزوں کا حقیقت میں وجود نہیں اس قسم کے ذریعے اس کو دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔ (ردالمحتار، ج ا ص ۱۰۶)

فیروز اللغات میں ہے: سحر (جادو) کی ایک قسم سیمیا ہے۔ سیمیا ایسے طلسم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کر سکتے ہیں اور ایسی اشیاء جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہ ہو لوگوں کو دکھا سکتے ہیں۔ (فیروز اللغات)

دوسری قسم: ہیمیا

دوسری قسم ہیمیا ہے۔ یہ آسمانی چیزوں سے متعلق اشیاء میں اثر کرتی ہے۔

(ردالمحتار، ج ۱ ص ۱۰۶)

تیسری قسم: تغیرِ احوال حقیقی

تیسری قسم سے بعض اشیاء کی حقیقی احوال میں تاثیر واقع ہوتی ہے۔

(ردالمحتار، ج ۱ ص ۱۰۶)

سحر (جادو) کی اور بھی کئی قسمیں ہیں۔

سحر (جادو) کی ہر قسم کفر نہیں ہے کیونکہ کسی کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے تکفیر نہیں کی جاتی، بلکہ کسی کفریہ امر کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے، مثلاً ستاروں میں الوہیت کا اعتقاد رکھا جائے یا قرآن مجید کی اہانت کی جائے، یا کفریہ کلمہ کہا جائے، یا اس طرح کا اور کوئی امر واقع ہو جس پر کفر کا حکم لگے۔ اور یہ کلام امام الہدیٰ ابو منصور ماتریدی کے موافق ہے۔

لیکن جادوگر کی تکفیر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کو قتل بھی نہ کیا جائے، اس لئے کہ جو شخص سحر (جادو) کے ذریعے لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے اس کو قتل کر دیا جائے گا، جیسا کہ گلہ گھونٹنے والا اور ڈاکوؤں کے ضرر کی وجہ سے ان کو قتل کر دیا

جاتا ہے۔ (ردالمحتار، مقدمہ، ج ۱، ص ۱۰۶، طبع بیروت)

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ

ردالمحتار میں ہے: جادوگر جب تک کسی کفریہ امر کا اعتقاد نہ کرے اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ النہر الفائق میں اسی پر اعتماد کیا ہے اور علامہ حصکفی نے بھی اس کی اتباع کی ہے اور جادوگر کو مطلقاً قتل کر دیا جائے گا۔ فتاوی قاضی خان میں ہے کہ جو شخص کسی آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کے لئے عمل کرے، وہ مرتد ہے اور اس کو قتل کر دیا جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ وہ جدا کرنے میں اس عمل کے مؤثر ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔ اور جو شخص لوگوں کو تکلیف پہنچانے کے لئے جادو کرتا ہو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جو تجربہ کے لئے کرتا ہو اور اس پر اعتقاد نہ رکھتا ہو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ (ردالمحتار، ج ۶، ص ۳۰۵، ۳۰۶، طبع بیروت)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا جادو کرنا اس کے اقرار یا گواہی سے ثابت ہو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس سے توبہ نہیں طلب کی جائے گی، اس معاملے میں مسلمان، ذمی، آزاد اور غلام سب برابر ہیں۔ جادوگر سے مراد وہ شخص نہیں ہے جو معوذات (قرآن کی آخری دو سورتوں) سے جادو کو دور کرتا ہو، نہ طلسم کرنے والا (شعبدہ باز Prestidigitator) مراد ہے۔

علامہ ابن ہمام نے ہمارے بعض اصحاب سے سحر (جادو) کا حکم کفر نقل کیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ سحر (جادو) کی حقیقت کلمات کفریہ کہنے پر موقوف ہے۔

علامہ حصکفی نے لکھا ہے کہ اگر پکڑے جانے سے پہلے جادوگر نے توبہ کر لی

تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور قتل نہیں کیا جائے گا ورنہ توبہ قبول نہیں ہوگی اور قتل کیا جائے گا۔ (ردالمحتار، ج ۱۶، ص ۳۰۵، ۳۰۶، طبع بیروت)

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ

حضرت علامہ یحیٰ بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "شرح مسلم" میں لکھتے ہیں۔ جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اسے ہلاکت کرنے والے کاموں میں شمار کیا ہے۔ اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے۔ اگر جادو کرنے والے کے قول یا فعل میں کوئی چیز کفر کی مقتضی ہو تو جادو کرنا کفر ہے ورنہ نہیں، بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ اسی طرح جادو کے سیکھنے یا سکھانے میں کوئی قول یا فعل کفر کا تقاضہ کرتا ہو تو کفر ہے ورنہ گناہ کبیرہ ہے۔ ہمارے نزدیک جادوگر کو قتل نہیں کیا جائیگا اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر اس نے توبہ کر لی تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔

مزید فرماتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے یہ کہا کہ جادو کا سیکھنا جائز ہے تاکہ انسان کو جادو کی معرفت ہو اور وہ جادو کے ضرر سے بچ سکے اور جادوگر کا رد کر سکے، اور ان کے نزدیک جادو کی ممانعت جادو کرنے پر محمول ہے، جادو سیکھنے پر نہیں۔ (شرح مسلم، ج ۱، ص ۶۵)

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ

علامہ دردیر مالکی اپنی کتاب "الشرح الکبیر" میں لکھتے ہیں:

علامہ ابن العربی نے سحر (جادو) کی یہ تعریف کی ہے کہ یہ وہ کلام ہے جس

میں غیر اللہ کی تعظیم کی جاتی ہے اور اس کی طرف حوادث کائنات کو منسوب کیا جاتا ہے، امام رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے کہ جادو کا سیکھنا اور سکھانا کفر ہے خواہ اس سے جادو کا عمل نہ کیا جائے، کیونکہ شیاطین کی تعظیم کرنا اور حوادث کی نسبت اس کیطرف کرنا یہ ایسا کام ہے کہ کوئی عاقل مسلمان یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ یہ فعل کفر نہیں ہے، اگر جادو کا توڑ اسی کی مثل جادو سے کیا جائے تو یہ کفر ہے، جادو کے توڑ کے لئے کسی کو کرایہ پر لینا جائز ہے، بہ شرطیکہ جادو سے یہ توڑ نہ کیا جائے، جادو کے ذریعہ احوال اور صفات میں تغیر ہو جاتا ہے اور حقائق بدل جاتے ہیں۔ اگر یہ کام آیات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ سے ہو جائیں تو پھر یہ کفر نہیں ہے۔ البتہ اگر جادو کے ذریعہ دو آدمیوں میں عداوت پیدا کی جائے یا کسی کی جان اور مال کو نقصان پہنچایا جائے تو یہ حرام ہے۔ اگر کوئی شخص علی الاعلان جادو کرتا ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کا مال لوٹ کیا جائے گا۔ بہ شرطیکہ وہ توبہ نہ کرے۔ (الشرح الکبیر، ج ۴، ص ۳۰۲ طبع، دار الفکر بیروت)

علامہ دسوقی مالکی نے اس کی شرح میں بھی یہی لکھا ہے۔

(حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر، ج ۴، ص ۳۰۲ طبع، دار الفکر بیروت)

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ

علامہ ابن قدامہ حنبلی اپنی کتاب ''المغنی'' میں لکھتے ہیں:

جادو کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں اہل علم کا اتفاق ہے۔ جادو کے سیکھنے اور جادو کے عمل کی وجہ ساحر کی تکفیر کی جائے گی، خواہ وہ جادو کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو یا اس کے مباح ہونے کا اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ اس کی تکفیر نہیں کی جائیگی، کیونکہ عراف، کاہن اور ساحر کے متعلق

میری رائے یہ ہے کہ ان کے ان افعال پر ان سے توبہ طلب کی جائے۔ کیونکہ میرے نزدیک وہ حکما مرتد ہیں اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کو چھوڑ دیا جائے۔ راوی نے پوچھا اگر توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا؟ تو کہا نہیں بلکہ اس کو قید میں رکھا جائے گا حتی کہ وہ توبہ کرلے، راوی نے پوچھا اس کو قتل کیوں نہیں کیا جائے گا؟ کہا جب تک وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کی توبہ اور رجوع کی توقع ہے۔ امام احمد کا یہ کلام اس پر دلالت کرتا ہے کہ ساحر کافر نہیں ہے۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی ساحر کے کفر پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ تعالی نے فرمایا" وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ" سلیمان نے کفر نہیں کیا۔ یعنی انہوں نے جادو نہیں کیا حتی کہ ان کی تکفیر کی جائے اور فرشتوں نے کہا "اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ" ہم تو محض آزمائش ہیں تو تم جادو سیکھ کر کفر نہ کرو۔ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ جادو کرنا کفر ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ساحر کافر ہے۔

حضرت عمر، حضرت عثمان بن عفان، حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ، حضرت جندب بن عبداللہ، حضرت حبیب بن کعب، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہم کا قول یہ ہے کہ ساحر کو بہ طور حد کے قتل کر دیا جائے گا۔ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک علیہما الرحمۃ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی علیہ رحمۃ کا اس میں اختلاف ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو قتل کرنا صرف تین وجھوں سے جائز ہے۔ ایمان لانے کے بعد کفر کرے، شادی کرنے کے بعد زنا کرے، یا ناحق قتل کرے۔ (متفق علیہ) ساحر نے ان میں سے کوئی کام نہیں کیا اس لئے اسکو قتل نہیں کیا جائے گا، اس کا جواب یہ ہے کہ سحر (جادو) کرنا بھی ارتداد ہے، نیز حضرت

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ساحر کی حد اس کو تلوار سے مارنا ہے۔ (ابن المنذر) اور امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ساحر کو قتل کر دو۔

(المغنی، ج۹ص۳۴تا۳۶طبع ،دار الفکر بیروت)

علامہ مرداوی اپنی کتاب ''الانصاف'' میں لکھتے ہیں:

ساحر کی تکفیر کی جائے گی اور اس کو قتل کیا جائے گا، یہی مذہب ہے اور یہی جمہور اصحاب کا نظریہ ہے، ایک روایت یہ ہے کہ اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور جو شخص دواؤں اور دھوئیں سے شعبدہ بازی کرتا ہو اس کو صرف تعزیر دی جائے گی۔

(الانصاف، ج۱۰ص۳۵۰،طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

مذاہب اربعہ کا خلاصہ اور تجزیہ

امام مالک اور امام احمد علیہما الرحمۃ کے نزدیک ساحر مطلقاً کافر ہے اور امام شافعی اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہما الرحمۃ کے نزدیک ساحر مطلقاً کافر نہیں ہے۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ امام مالک اور امام احمد کے نزدیک سحر (جادو) کفریہ عقائد اور کفریہ اقوال اور افعال کے بغیر متحقق نہیں ہوتا، اس لئے وہ سحر (جادو) کو مطلقاً کفر کہتے ہیں۔

اور امام شافعی اور امام اعظم کے نزدیک سحر (جادو) عام ہے یہ کفر کے بغیر بھی ہوسکتا ہے اس لئے سحر (جادو) مطلقاً کفر نہیں ہے۔ البتہ جس سحر (جادو) میں کفر کا دخل ہو وہ ان کے نزدیک بلاشبہ کفر ہے جیسا کہ ان کی عبارت سے واضح ہے۔

اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ سحر (جادو) حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، البتہ بعض شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ دفع ضرر کے لئے جادو سیکھنا جائز ہے۔ امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک ساحر کو بطور حد قتل کرنا واجب ہے، کیونکہ وہ ڈاکو کے حکم میں ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ساحر کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۲ میں آگے فرمایا:

''وَمَآ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَکَيۡنِ''

اس کا معنی یہ ہے کہ (شیاطین، لوگوں کو) وہ باتیں بھی سکھاتے تھے جو دو فرشتوں پر نازل کی گئیں۔ انزال یہاں پر الہام اور تعلیم کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی نازل کرنے سے مراد یہاں پر یہ ہے کہ جو باتیں ان فرشتوں پر الہام کی گئیں اور جو اُنہیں سکھائی گئیں۔ ایک شاذ قرأت میں ''مَلِکَیۡنِ'' کو لام کے زیر کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ ان دو فرشتوں سے مراد وہ جادوگر مرد ہیں جو کہ شہر بابل میں تھے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ یہ دو کاشتکار مرد تھے۔ اس لئے کہ فرشتے جادو نہیں جانتے ہیں۔

فرشتوں کو جادو سکھانے کے لئے کیوں نازل کیا؟

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ یہ بات کیسے جائز ہے کہ فرشتوں پر (جادو کی باتیں) نازل کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے؟ اور فرشتوں کا جادو سکھانا کس طرح جائز اور ممکن ہے؟ (حالانکہ جادو ممنوعات میں سے ہے)

علامہ ابن جریر طبری نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان تمام باتوں کی پہچان عطا فرمائی جن کے کرنے کا انہیں حکم فرمایا ہے اور جن سے انہیں منع فرمایا ہے۔ جب بندوں نے کرنے نہ کرنے کی تمام باتیں جان لیں تو پھر انہیں مختلف کام کرنے نہ کرنے کا احکامات جاری فرمائے۔

سحر (جادو) آزمائش کے لئے تھا

جادو کا تعلق ان چیزوں سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے بنی آدم میں سے اپنے بندوں کو منع فرمایا ہے۔ تو یہ کوئی ناپسندیدہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو وہ جادو سکھا دے جن کا نام اس نے اپنے کلام میں ذکر فرمایا ہے اور جنہیں اس نے بنی آدم میں سے اپنے بندوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا، جیسا کہ اس نے ان دونوں کے حوالہ سے ہمیں بتایا کہ جو شخص ان فرشتوں کے پاس جادو سیکھنے کے لئے آتا تو وہ دونوں اس سے کہتے کہ ہم تو لوگوں کے لئے صرف آزمائش ہیں لہٰذا تم اپنا ایمان نہ کھوؤ۔ (اور اللہ عزوجل کا ان فرشتوں کو جادو کی تعلیم دینا اس لئے تھا) تاکہ وہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کا امتحان لے جنہیں اس نے جادو کرنے اور میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے سے منع فرمایا تھا۔

پس جو مؤمن ہوگا وہ نکھر کر سامنے آجائے گا کیونکہ وہ ان فرشتوں سے جادو سیکھنا چھوڑ دے گا اور جو کافر ہوگا وہ ان سے کفر اور جادو کی باتیں سیکھتا رہے گا اور دونوں فرشتوں کو جو جادو سکھایا گیا تھا وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دینے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے فرمانبردار تھے۔ کیونکہ ان دونوں کو اس کی تعلیم اللہ کے اذن سے تھی اور یہ

دونوں فرشتے بھی لوگوں کو یہ کہہ کر جادو سے روکتے تھے کہ ہم تو صرف آزمائش ہیں لہٰذا تم اپنا ایمان نہ کھوؤ، اس کے باوجود جس نے ان سے جادو سیکھا اس کا جادو کرنا ان دونوں کے لئے نقصان دہ نہیں تھا۔ کیونکہ ان دونوں کو جس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ انہوں نے پہنچادی۔

سعادت منداور بد بخت میں فرق

امام طبری کے علاوہ دیگر مفسرین کرام نے سوال مذکور کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ دونوں فرشتے قصداً اور ارادۃً جادو نہیں سکھاتے تھے بلکہ پہلے (لوگوں کو) جادو کا تعارف کراتے تھے اور اس کا غلط ہونا بیان کرتے تھے اور لوگوں کو اس سے بچنے کا حکم دیتے تھے۔ اس کے بعد وہ شخص بد بخت تھا جو ان کی نصیحت پر عمل نہیں کرتا تھا اور جادو سیکھتا تھا۔ اور جو شخص ان کی نصیحت کو قبول کر کے ان سے جادو سیکھنا چھوڑ دیتا تھا وہ سعادت منداور خوش بخت تھا۔

بعض علماء نے جواب میں کہا ہے کہ ان دونوں فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس دور میں لوگوں کو آزمائش میں ڈالا تھا۔ لہٰذا بد بخت تھا وہ شخص جو ان سے جادو سیکھتا اور اس جادو سے کفر کرتا تھا اور خوش بخت تھا وہ شخص جو جادو کو چھوڑ کر اپنے ایمان پر قائم ودائم رہتا تھا۔ اور (یقیناً) اللہ تبارک وتعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بندوں کو جس چیز سے چاہے آزمائے۔

جیسے اس نے بنی اسرائیل کو طالوت کی نہر سے آزمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ

ترجمہ: تو جو اس کا پانی پئے وہ میرا نہیں اور جو نہ پئے وہ میرا ہے۔

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۴۹ پارہ ۲)

اس کا ایک جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر خیر اور شر کو پیدا کیا، زہر کھانا اور کھلانا حرام ہے، شراب پینا حرام ہے، کتے اور خنزیر کو کھانا حرام ہے، چوری، قتل اور زنا کرنا حرام ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں اور تمام کاموں کو پیدا کیا ہے، اور انسان کو ان تمام چیزوں کے ترک کرنے اور ان سے باز رہنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ابتلاء اور آزمائش کے لئے فرشتوں کو جادو کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا تاکہ ظاہر ہو جائے کون جادو پر عمل کرنے سے باز رہتا ہے اور کون جادو سیکھ کر اس پر عمل کرتا ہے۔

ہاروت اور ماروت پر سحر (جادو) نازل کرنے کی حکمت

ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں، ان سے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے، محققین کا یہ نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لئے بھیجا تھا تاکہ وہ لوگوں کو جادو کی حقیقت بتائیں اور لوگوں پر یہ واضح کریں کہ لوگ جو سحر (جادو) کے نام سے مختلف حیلوں اور شعبدوں سے عجیب وغریب کام کرتے ہیں وہ سحر (جادو) نہیں ہے، وہ لوگوں پر جادو کی حقیقت واضح کرنے کے لئے جادو کی تعلیم دیتے تھے اور جادو پر عمل کرنے سے روکتے تھے۔ بعض مفسرین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آزمائش کے لئے سحر (جادو) کو نازل کیا جس نے سحر (جادو) سیکھ کر عمل کیا وہ کافر ہو گیا، اور جس نے سحر (جادو) کو نہیں سیکھا، یا جادو کے ضرر سے بچنے کے لئے اور جادو کی حقیقت جاننے کے لئے اس کو سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا وہ اپنے ایمان پر سلامت رہا۔

بابل سے مراد کون سا شہر ہے؟ اور اس کی وجہ تسمیہ

آیت میں فرمایا: (بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ) یعنی وہ دو فرشتے بابل میں تھے اور ان کا نام ہاروت و ماروت تھا۔ بعض علماء نے کہا کہ بابل سے مراد عراق کا بابل ہے جو کہ کوفہ میں ہے۔ اس کا نام بابل اس لئے رکھا گیا کہ (یہ تبلبل سے ماخوذ ہے بہ معنی مختلف ہونا) چونکہ نمرود کا محل گرنے کے بعد لوگوں کے درمیان مختلف قسم کی زبانیں رائج ہو گئی تھیں اس لئے اس جگہ کو بابل کہا جانے لگا۔ بعض کا قول یہ ہے کہ بابل سے مراد نہاوند کا بابل ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح اور زیادہ معروف ہے۔ ان فرشتوں کے جو نام ہیں: ہاروت اور ماروت یہ سُریانی نام ہیں۔ (تفسیر خازن)

ہاروت اور ماروت سے متعلق وضاحت

مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت جو واقعہ تفسیر خزائن العرفان میں گزرا وہ اسی قدر ہے مگر بعض روایات میں ان فرشتوں کے متعلق یہ مذکور ہے کہ انہوں نے زمین پر آ کر گناہ کیا لیکن محققین علماء نے ان تمام روایات کو رَدّ کر دیا ہے۔

ہاروت و ماروت کی معصیت کی روایت پر بحث ونظر

حافظ ابن کثیر ''البدایہ والنہایہ'' میں لکھتے ہیں:

ہاروت و ماروت کے قصہ میں بہت سے مفسرین نے لکھا ہے کہ زہرہ ایک عورت تھی انہوں نے اس سے اپنی خواہش پوری کرنی چاہی اس نے کہا پہلے مجھے اسم اعظم سکھاؤ، وہ یہ اسم پڑھ کر آسمان پر چلی گئی اور ستارہ بن گئی، میرا گمان ہے کہ اس قصہ کو بنی اسرائیل نے وضع کیا ہے۔ ہر چند کہ اس کو کعب الاحبار نے روایت کیا ہے اور ان سے متقدمین کی ایک جماعت نے بہ طور حدیث بنی اسرائیل کے نقل کیا ہے،

امام احمد اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں اپنی سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس میں بہت طویل قصہ ہے اور امام عبدالرزاق نے اس کو اپنی سند کے ساتھ کعب الاحبار سے روایت کی اور اس کی سند زیادہ صحیح ہے، امام حاکم نے مستدرک میں امام ابن ابی حاتم نے اس کو اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ، ج ا ص ۳۹، طبع دار الفکر بیروت)

مزید حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ہاروت و ماروت کے قصہ میں تابعین کی ایک جماعت مثلاً مجاہد، سدی، حسن بصری، قتادہ، ابو العالیہ، زہری، ربیع بن انس، مقاتل بن حیان، وغیرہم نے روایات ذکر کی ہیں۔ اور بہت سے متقدمین اور متاخرین مفسرین نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور اس کا مرجع بنی اسرائیل ہیں کیونکہ اس قصہ میں معصوم نبی ﷺ صادق اور مصدوق سے کوئی حدیث مرفوع صحیح متصل الاسناد مروی نہیں ہے اور قرآن مجید نے ہاروت و ماروت کا بغیر کسی تفصیل کے اجمالاً ذکر کیا ہے سو ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ا ص ۲۴۸)

علامہ قرطبی مالکی ''الجامع لاحکام القران'' میں لکھتے ہیں:

یہ تمام روایات ضعیف ہیں، حضرت ابن عمر وغیرہ سے بہت بعید ہے کہ وہ ایسی روایت کریں، ان میں سے کوئی روایت صحیح نہیں ہے۔ فرشتے اللہ کے سفیر اور اس کی وحی پر امین ہیں۔ وہ اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ ہر چند کہ عقلاً فرشتوں سے معصیت ممکن ہے اور ان میں شہوت کا پیدا ہونا ممکن ہے اور ہر ممکن اللہ کی قدرت میں ہے، لیکن یہ ممکن بغیر کسی صحیح حدیث کے ثابت نہیں ہوسکتا اور اس قصہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے اور اس

کے صحیح نہ ہونے پر دلیل ہے کہ جب اللہ نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں ان سات سیاروں کو پیدا کیا۔ زحل، مشتری، بہرام، عطارد، زہرہ، شمس اور قمر اور اس روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ وہ عورت زہرہ بن گئی۔

(الجامع لاحکام القران، ج ۲ ص ۵۲ طبع ایران)

تفسیر خزائن العرفان میں صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خمسہ متحیرہ کہتے ہیں (۱) زحل (۲) مشتری (۳) مریخ (۴) زہرہ (۵) عطارد۔

اور جہاں تک اس زہرہ کا تعلق ہے جس نے ہاروت اور ماروت کو آزمائش میں مبتلا کر دیا وہ ایک عورت تھی جس کو اس کے حسن و جمال کی وجہ سے زہرہ کہا جاتا تھا، پھر جب اس نے حد سے تجاوز کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی شکل کو مسخ کر کے اُسے شہاب بنا دیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

ہاروت و ماروت کی معصیت کا قرآن مجید کی رو سے باطل ہونے کا ثبوت

ہاروت و ماروت کے گناہ کا جو ذکر مذکورہ روایات میں ہے یہ قرآن مجید کی ان تمام آیتوں کے خلاف ہے جن میں فرشتوں کی عصمت (Preservation) کو بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

پارہ ۲۸، سورہ تحریم، آیت ۶ میں ہے:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ

اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء، آیت ۲۶، ۲۷ میں ہے:

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ

اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اس کے پاس والے اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں۔ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء، آیت ۲۶، ۲۷ میں ہے:

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ

بلکہ (وہ فرشتے) بندے ہیں عزت والے، بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے۔

پارہ ۱۴ سورۂ نحل، آیت ۴۹، ۵۰ میں ہے:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہو۔

آیئے! جادو سے متعلق سیر حاصل بحث کے بعد ہم دوبارہ اپنے اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں۔

ہر قسم کی بندش، شیطانی اَثرات اور جادو کی کاٹ کے مختلف طریقے

قرآنِ کریم سے علاج کیجئے

قاضی ابوبکر بن العربی نے ''احکام القرآن'' میں لکھا ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ ایک عورت کو دَم کر رہی تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عَالِجِيهَا بِكِتَابِ اللّٰه

یعنی اس کا علاج قرآن مجید سے کرو۔ (السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ج ۴ص ۵۶۵)

معلوم ہوا سرکارِ اعظم ﷺ نے پوری کتاب قرآنِ مجید کو علاج قرار دیا ہے، اور اس میں کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں فرمائی۔ مزید فرمایا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن کریم سے شفاء حاصل نہ کرے تو اسے اللہ تعالیٰ شفاء نہیں دیتا۔ (غرائب القران، ج ۴ص ۳۷۹)

علامہ عارف صاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فَالْقُرْاٰنُ قَلِيْلُهٗ وَكَثِيْرُهٗ شِفَاءٌ مِّنَ الْاَمْرَاضِ الْحِسِّيَّةِ الظَّاهِرِيَّةِ

قرآن مجید کا قلیل حصہ ہو یا کثیر جسمانی اور ظاہری امراض کے لئے شفاء ہے۔ (حاشیۃ الصاوی، ج ۳ص ۵۱۳)

معلوم ہوا پورا قرآن کریم ہی باعث شفاء ہے۔ قرآن مجید کے شفاءِ جسمانی وظاہری ہونے پر تفصیلی بحث ہمارے رسالہ (تعویذات اور دَم کی بَرَکات)

کا مطالعہ فرمائیں۔

ہر قسم کی بندش، شیطانی اثرات اور جادو کی کاٹ کے مختلف طریقے

اس کے چند طریقے اور احتیاطیں پیش خدمت ہیں ان شاء اللہ رب تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ وہ ہم سب کو ہر قسم کی بندش اور جادو ٹونے سے محفوظ فرمائے گا۔

پہلا طریقہ

سورۂ فاتحہ ۷ مرتبہ، آیۃ الکرسی ۷ مرتبہ، سورۃ الکافرون ۷ مرتبہ، سورۃ الاخلاص ۷ مرتبہ، سورۃ الفلق ۷ مرتبہ، سورۃ الناس ۷ مرتبہ، پھر یہ آیت مبارک

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

(پارہ ۲۳، سورۃ یٰسٓ، آیت ۸) ۷ مرتبہ پڑھیں۔ یہ عمل روزانہ ایک مرتبہ کریں۔ اور دم کر کے پانی پی لیں۔

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری کا عطا کردہ کاٹ کا طریقہ

ایک پیالہ پانی کا لیں اور ایک چھری اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑ لیں، اب تین مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر ایک مرتبہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھیں اور چھری سے پیالے میں موجود پانی کو ایک مرتبہ کاٹ دیں پھر ایک مرتبہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھیں اور پھر چھری سے پیالے میں موجود پانی کو ایک مرتبہ کاٹ دیں، اسی

طرح ٹوٹل گیارہ مرتبہ یہ عمل کرنا ہے۔ آخر میں تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

نوٹ : حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروق قادری کے استاد (شیخ الحدیث فی الامجدیہ) مفتی عبد العزیز حنفی مدظلہ العالی نے آپ کو اس کاٹ کے طریقے کی اجازت عطا فرمائی تھی ،اب حضرت مولانا بشیر فاروق قادری نے اپنی حُسنِ نیت کے ساتھ تمام مسلمانوں کو اس عمل کی اجازت عطا فرمادی ہے۔

دوسرا طریقہ

عجوہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھالیں۔ حدیث شریف میں ہے:

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:"جس نے صبح اٹھتے ہی عجوہ کھجور کے سات دانے کھالئے اس دن اسے جادو اور زہر (بھی) نقصان نہ دے سکیں گے"۔ (صحیح مسلم، ج ۳ ص ۱۶۱۸)

تیسرا طریقہ

ہمیشہ باوضو رہیں ، جیسے ہی وضو ٹوٹے فوراً نیا وضو فرمالیں کیونکہ باوضو شخص پر جادو کا اثر نہیں ہوتا کیونکہ فرشتے ان کی حفاظت فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور جب وہ کروٹ بدلتا ہے فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف فرمادے کیونکہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے۔ (طبرانی اوسط)

چوتھا طریقہ

پنج وقتہ نماز باجماعت کی پابندی سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے

اور نمازوں اور جماعت میں سستی کرنے کی وجہ سے شیطان غالب آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس طرح جادو، بندش کا راستہ ہموار ہونا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ ایسا بندہ اللہ کی حفاظت سے نکل جاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

کسی بستی میں جب تین آدمی موجود ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے، سو تم جماعت کے ساتھ رہا کرو کیونکہ بھیڑیا اس بکری کا شکار کرتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔ (بخاری، ج ۳ ص ۳۴)

پانچواں طریقہ

رات میں کچھ نہ کچھ عبادت ضرور کریں۔ حدیث شریف میں ہے:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور قیام لیل کے لئے بیدار نہیں ہوتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد، ص ۵۵٦)

چھٹا طریقہ

بیت الخلاء میں آتے جاتے وقت کی دعاء لازمی پڑھیں کہ یہ شیطانی حملے کا بہترین وقت ہوتا ہے کیونکہ یہی شیاطین کا ٹھکانہ اور پسندیدہ جگہ ہے، اس لئے ان احادیث کا ذکر فرمایا گیا۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

''اے اللہ میں ناپاک جنوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں''(صحیح بخاری)

بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی''۔(سنن نسائی)

یہ یاد نہ رہے تو کم از کم یہ دعاء پڑھ لے:

غُفْرَانَکَ

''(اے اللہ!) میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں''۔(صحیح ابن حبان)

ساتواں طریقہ

نماز شروع کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کریں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز کے شروع میں یہ دعاء پڑھتے ہوئے دیکھا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ وَھَمْزِہٖ

اللہ بڑی عظمت والا ہے، اللہ بڑی عظمت والا ہے، اللہ بڑی عظمت والا ہے اور اللہ ہی کے لئے تمام تعریفوں کی کثرت ہے اور اللہ ہی کے لئے تمام تعریفوں کی کثرت ہے اور اللہ ہی کے لئے تمام تعریفوں کی کثرت ہے، تو اللہ کو پاکی ہے صبح وشام میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان کی پھونک سے، اس کے تھوک سے اور اس کے وسوسے ڈالنے سے۔ (سنن ابی داؤد، ج ۲ ص ۴۱۹)

آٹھواں طریقہ

سونے سے پہلے وضو کرلیں، پھر آیۃ الکرسی پڑھ لیں اور اللہ کا ذکر کرتے کرتے سو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے شیطان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جو شخص سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے، صبح ہونے تک ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا۔ جب یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور غیب دان سرور ذی شان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بتائی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ (صحیح بخاری، ص ۴۸۷)

نواں طریقہ

صبح سے شام تک شیطان سے حفاظت کی مختلف دعائیں

نماز فجر کے بعد یہ دعا ۱۰۰ سو مرتبہ پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی یہ دعا سو مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لیتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور شام ہونے تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ (بخاری، ج ٦، ص ٣٣٨)

صبح و شام کی تعریف:

آدھی رات کے بعد سے لے کر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے اور ابتدائے وقت ظہر سے غروب آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔ (الوظیفۃ الکریمۃ ص ٩)

مسجد میں داخلے کے وقت شیطان سے حفاظت

شیطان سے حفاظت کے لئے مسجد میں داخلے کے وقت پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ

وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے شیطان اس کے متعلق کہتا ہے "یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہو گیا"۔ (سنن ابی داؤد، ج ٢ ص ٥٦)

گھر سے نکلتے وقت شیطان سے حفاظت مانگئے

جب کوئی مسلمان اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو غیبی فرشتہ دعا پڑھنے والے کو خطاب کرتے ہوئے جو کلمات کہتا ہے حدیث مبارکہ میں ان کلمات کو یوں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

الحدیث: ''(اے دعا پڑھنے والے) تجھے ہدایت وکفایت دی گئی اور تو محفوظ کر دیا گیا پھر شیطان دور بھاگ جاتا ہے اور اس سے دوسرا شیطان کہتا ہے۔ تجھے اس شخص سے کیا تعلق ہے جسے ہدایت وکفایت دی گئی اور جو محفوظ کیا گیا''۔ (سنن ابی داود، ج ۴ ص ۲۵)

نماز یا بیرونِ نماز شیطانی وسوسے اور گندے خیالات سے نجات کی دعا

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ

اے میرے رب! میں تیری شیاطین کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(سورہ مومنون، پارہ ۱۸، آیت ۹۷)

جب بھی شیطانی وسوسے اور گندے خیالات دل و دماغ میں آئے تو فوراً تین مرتبہ یہ دعاء پڑھ کر اپنے اوپر دَم کرلیں اور پانی پر دَم کر کے پی لیں۔

غصہ کے وقت شیطان سے پناہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں''۔ (بخاری)

جب بھی غصہ آئے تین مرتبہ تعوذ پڑھیں اور اپنی الٹی جانب تین مرتبہ تھتکار دیں۔

جماہی کے وقت شیطان کا جسم میں داخلہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

نہ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکیاں کرنے کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند و بالا، عظمت والا ہے۔

الحدیث: جب کوئی جماہی (یا جمائی) لیتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری)

جب تم میں سے کوئی جماہی لینے لگے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے ورنہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم) لہٰذا ہاتھ رکھ کر مذکورہ دعاء پڑھ لیجئے۔

نفس و شیطان کے مکر و فریب سے پناہ

نبی کریم رؤف الرحیم علیہ اَفضل الصَّلوٰۃُ وَالتَّسلِیم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو تعویذ پہنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے والد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق رضی اللہ عنہما کو تعویذ پہنایا کرتے تھے۔ وہ الفاظ یہ ہیں:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ کاملہ کے ساتھ ہر شیطان، ہر موذی شئے اور ہر بری نظر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (صحیح بخاری، ج ۱۱، ص ۱۵۷، حدیث: ۳۱۲۰)

صبح وشام پڑھی جانے والی حفاظت کی دعا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی دعا بتائیں جسے میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو:

" اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءً اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ "

اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے تیرے سواء کوئی معبود نہیں تو ہی ہر چیز کا رب اور مالک ہے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان اور اس کے (دھوکہ فریب کے) جال سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز سے بھی کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان پر برائی کا الزام لگاؤں (تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے)۔

(سنن ترمذی، ۵:۵۴۲ حدیث: ۳۴۵۲)

نیند میں ڈریں تو شیطان سے پناہ مانگیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَسُوْءِ عِقَابِهٖ

وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ شَرِّ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ

ترجمۂ دعا: میں اللہ تعالیٰ کے غضب، اس کی سخت سزا اور بندوں کے شر اور شیطانوں کے چمٹ جانے اور ان کی شرارتوں سے اللہ کے کلمات کاملہ سے اس کی پناہ میں آتا ہوں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷ ص ۴۲۱)

سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگیں

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ کاملہ کے ساتھ اس کے غضب اور اس کی سزا اور بندوں کے شر اور شیطان کے وسوسوں اور (شیطانوں کے) حاضر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ (مسند احمد، ج ۲ ص ۱۸۱، حدیث: ۶۶۹۶)

شادی کے بعد جادو، بندش سے حفاظت

شادی کی پہلی رات ہی اپنی زوجہ کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

''یا الٰہی میں تجھ سے اس کی (یعنی بیوی) بھلائی اور اس کی فطری عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس کی (یعنی بیوی) کے شر سے اور اُسکی فطری عادتوں کے شر سے''۔ (سنن ابی داود، ص ۱۵۵)

شیطان سے بچنے کے لئے صحبت سے پہلے دعاء لازمی پڑھیں

حدیث شریف میں ہے:

تم میں سے کوئی بھی جب اپنی زوجہ سے جماع کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ
وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا

''اللہ کے نام سے، یا الٰہی ہمیں شیطان سے بچا اور اسے (یعنی اولاد) شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا کرے''۔ (بخاری، ج ا ص ۲۹۱)

دسواں طریقہ

سورۂ بقرہ کے ذریعے شیطانی حرکات سے نجات

ابنِ عربی کا قول ہے کہ سورہ بقرہ میں ہزار امر، ہزار نہی، ہزار حکم، ہزار خبریں ہیں، اس کے اخذ میں برکت، ترک میں حسرت ہے، اہلِ باطل جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے، جس گھر میں یہ سورت پڑھی جائے تین دن تک سرکش شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جائے۔ (تفسیر جمل)

گیارہواں طریقہ

سورۃ البقرہ کی آخری آیات کے ذریعے شیطان سے نجات

حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ

مدینہ قرار قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی پھر اس میں سے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں نازل فرمائیں۔ جس گھر میں تین راتیں ان دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔

(سنن الترمذی ج ۴، ص ۴۰۴ حدیث ۲۸۹۱)

ہر آفت و مصیبت سے نجات

سورۂ بقرہ کی دو آیتیں کفایت کرنے سے مراد یہ ہے کہ یہ دو آیتیں اس کے اس رات کے قیام (رات کی عبادت) کے قائم مقام ہو جائیں گی یا اس رات اسے شیطان سے محفوظ رکھیں گی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس رات میں نازل ہونے والی آفات سے بچائیں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتح الباری، ج ۹ ص ۴۸)

بارہواں طریقہ

آیۃ الکرسی کے ذریعے شیطان سے نجات

ایک حدیث شریف میں ہے: ''سورۂ بقرہ'' میں ایک آیت ہے جو قرآن پاک کی تمام آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت جس گھر میں پڑھی جائے اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔ (مستدرک للحاکم، ج ۲ ص ۶۴۷ حدیث ۳۰۸۰)

تیرہواں طریقہ

سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے ذریعے شیطان، جادو، بندش سے نجات

ان دونوں سورتوں کو دَم کرکے اپنے جسمِ اقدس پر پھیرنا رسول اللہ ﷺ

کے اپنے معاملات میں شامل تھا۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں صراحت موجود ہے۔

۱۔ حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء (دو مقامات) کے درمیان سے گزر رہا تھا کہ ہمیں شدید آندھی اور تاریکی نے گھیر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی اور مجھ سے فرمایا: ''اے عقبہ! ان دونوں کے ذریعے پناہ مانگا کرو کسی پناہ چاہنے والے نے اس کی مثل کسی چیز کے وسیلہ سے پناہ نہیں مانگی''۔

(سنن ابی داود، الحدیث: ۱۴۶۳، ج ۲، ص ۱۰۳)

۲۔ ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ آرام فرمانے کے لیے بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر سورۂ اخلاص، فلق اور ناس پڑھ کر دم کرتے اور بدن اقدس کے جس حصے تک ہاتھ پہنچتے وہاں ہاتھ پھیرتے مگر ہاتھ پھیرنے کی ابتدا سر اور چہرے سے ہوتی اور جسم اقدس کے اگلے حصے سے اور اسی طرح تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث ۵۰۱۷، ج ۳، ص ۴۰۷)

ہر چیز سے کفایت

۳۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم ﷺ نے ان سے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) روزانہ تین تین مرتبہ صبح و شام پڑھ لیا

کرو یہ تمہارے لیے ہر کام کے لئے کافی ہے۔ (الدر المنثور، ج ۸، ص ۶۸۱)

سورۃ الفلق کے خواص

آسیب سایہ، جنّات، ڈر وخوف اور مصیبت سے نجات

(۱) رات سوتے وقت پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنے سے ڈر وخوف اور مصیبت سے محفوظ رہیں گے۔

(۲) حاکم کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے سامنے پڑھ کر جائے۔

سورۃ الناس کے خواص

جنات، شیاطین، جادو، کالے علم سے نجات

(۱) کالے علم، جادو کے خاتمے کے لئے اسے گیارہ روز تک ۱۱۰۰ مرتبہ اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں، اِن شاءاللہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔

پندرہواں طریقہ

جادو سے نجات کا مجرّب کا وظیفہ

حضرت کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ جو کہ آسمانی کتب کے ماہر تھے وہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے یہ وظیفہ نہ آتا ہوتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔ وہ وظیفہ یہ ہے:

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ

وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ

وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ

مزید فرماتے ہیں کہ جب یہ کلمات میں پڑھتا ہوں تو جادو میرے قریب نہیں آتا۔ (موطا امام مالک، ج ۵، ص ۱۳۸۸، حدیث: ۳۵۰۲)

سولہواں طریقہ

جادو کا اثر ختم کرنے کا نسخہ

حضرت ابن بطال کہتے ہی کہ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں موجود ہے کہ جس پر جادو کے اثرات ہوں وہ بیر کے سات پتے لے کر اچھی طرح کوٹ لے، پھر ان میں پانی ملالے پھر اس پر آیۃ الکرسی پڑھے پھر اس پانی سے تین چلو بھر کر اپنے اوپر وہ پانی ڈالے اور اس کے ساتھ غسل کرے تو ان شآء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ (تفسیر قرطبی، ج ۲ ص ۴۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیق نامہ



قاری حافظ محمّد زمان

منظور شدہ گورنمنٹ پروف ریڈر

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے آزاد پبلشرز کی کتاب "شیطانی اثرات کا رُوحانی علاج" کو بغور پڑھا ہے۔
اس کے اندر کوئی غلطی نہیں ہے۔ (ان شآء اللہ تعالیٰ)

دستخط: عبدہ المذنب محمد زمان قادری رضوی